

کیٹ کر رہنے ہوئے تھا۔ جو میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ یہ جواب سن کر دینی ٹکا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اور وہ خوش ہوئی کہ اسٹورٹ و اس کی تلاش درست تھی۔ پھر چارلی نے کہا کہ کس طرح اس اتوار کے بعد وہ خنک سے باہر نہ نکل سکا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے پادری کے قتل کی بابت نہ سنا تھا۔ بلکہ دوسرے ہی روز جیفرو لومکس کو جعلی نوٹ اور ہنڈیاں بنانے میں مدد دینے کے انکار پر اُسے اس جگہ قید کر دیا گیا۔ اور فاقہ کشی سے مجبور ہو کر اور داغ دینے کی دھمکی سے ڈر کر آخر اُسے مدد دینی پڑی۔ پھر ذرا فخر سے کہ کس طرح اُس نے راز رک کو بلڈ اک کنوں کے حملہ سے بچایا۔ اور کس طرح اس کے بدلہ میں اُس نے اس کے والد کو لکھا ہوا خط جس میں اُس نے لومکس کی بدسلوکی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاک میں ڈالنے کا وعدہ کیا۔ اور جس کی بابت مس صاحبہ مجھے آمید ہے کہ انہوں نے ڈاک میں ڈال دیا ہوگا اور چارلی نے اپنے جرموں کے اقبال (جو اُس کے نہ تھے) کی کہانی ختم کی۔ شاید کسی اور موقع پر ریس باسٹ کی لڑکی اپنے بھائی کے ایک مجرم قیدی کی لڑکی سے واقفیت کا ہونا پسند نہ کرتی۔ مگر یہاں معاملہ ہی اور تھا۔ آخر اُس نے بوجھا۔

دینی۔ بے پرواہی سے ہاں وہ خط جو نم سے اپنے والد کو

اس کے بعد چارلی پھر اُس یادگار اتوار کے قصہ پر پہنچا۔  
 کہ کس طرح لوکس نے یہ سمجھ کر کہ وہ لڑکا ہے اُسے عبادت  
 شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے گر جائیگا۔ اور اس سے کہا  
 کہ میں صرف نواب کے حکم سے برٹے پادری کے ساتھ اپنی اس  
 ہتک کے بدلہ میں ایک مذاق کرنا چاہتا ہوں۔ جو اُس نے چند  
 روز ہوئے کی تھی۔ چارلی کا صرف یہ کام تھا کہ ہندسی کے ذریعوں  
 کے پیچھے قبروں کے پاس کھڑا ہو کر برٹے یا چھوٹے پادری کو  
 آٹا دیکھ کر ایک بتلایا ہوا اشارہ اندرونی کمرہ کی کھڑکی کی طرف  
 کروے۔ اور اس کے بعد سیدھا تنگل میں جھوپڑے کو واپس  
 چلا جائے۔ لوکس خود گر جا میں داخل ہو گیا۔ جو عبادت کے  
 واسطے پہلے ہی سے کھول دیا گیا تھا۔ اور چارلی اپنا کام کر کے واپس  
 چلا آیا۔ اور پھر اُس نے لوکس کو نہ اُس تمام دن اور نہ رات بھر  
 دیکھا۔ بلکہ جب دوسرے دن صبح کو آیا تو ہاتھ میں ایک تھیلہ  
 نما ایک گٹھری لئے ہوئے تھا۔ جس کو اُس نے آتے ہی  
 باورچی خانہ میں جلا دیا۔

وہی بات کاٹ کر کیا اتوار کی صبح کو لوکس نے سیپ کے  
 بٹنوں والی واسکٹ پہنی ہوئی تھی؟

چارلی۔ جی ہاں۔ وہ سیپ کے بٹنوں والی واسکٹ پہنے  
 ہوئے تھا۔ لیکن جب وہ واپس آیا اس وقت نہ تھی۔ بلکہ نئے

یہاں سے بھاگیں تو آگے جا کر اُس سے زیادہ کلیف دہ جال  
میں پھنسیں یعنی ایک جہاز پر چڑھا کر غیر ملک کو بھیجے جائیں  
وہی۔ کانپ کر آہ مجھے اُس جہاز کا حال بتایا گیا ہے۔ مگر اب  
ہمیں اپنی عقل اور بہت کو جمع کر کے اُن پر یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ  
ہم جس راستہ پر وہ چلائیں چلنے کو تیار ہیں۔ جب تک دیکھو خدا  
کوئی رہائی کی صورت کر دے۔ اچھا اب ہلو گھنٹہ دو گھنٹہ سونا  
چاہئے۔ صبح کو اٹھ کر صلاح کریں گے۔

چارلی۔ مگر مس صاحبہ آپ کو میرے والد پر اعتبار کرنا چاہئے  
قید خانہ ہو یا نہ ہو۔ اور یہ کہہ کر وہ ناواقف طور پر خاموشی کا فرض  
نہایت ادب اور محبت سے بجالانے لگی۔ کیونکہ جس کی وہ خدمت  
کر رہی تھی وہ اس خوبصورت معزز نوجوان راڈرک کی بہن  
تھی۔ وہی تو اُس معمولی لوہے کے پائنگ پرلیٹ گئی۔ جو محافظ  
کے جھونپڑے سے لایا گیا تھا۔ اور برٹش آر ام اور تسلی کی نیند  
لینے لگی۔ کیونکہ قلعہ میں اُس نے سب راتیں عزت کے خوف  
کی وجہ جاگ کر گزاریں تھیں۔ ساتھ ہی اس نے چارلی  
کی موہوم امید میں کہ اس کا باپ آئے گا۔ کچھ حصہ نہ لیا۔ بھاگ  
جانے کا موقع ہر گھڑی دور ہوتا نظر آتا تھا۔ جبکہ اُسی وقت  
اُس بکڑی کے جالوں سے بھرے ہوئے کمرہ کی ہوائی  
جو قلعہ مصفا اور عالیشان کمرہ سے کئی درجہ بہتر تھی۔ اُسے

لکھا ہے۔ تمہیں کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ وہ ہماری مدد کو کس طرح آ سکتا ہے۔ جب وہ تمہارے کہنے کے بموجب بسٹل سال قید کے دن پورے کر رہا ہے۔

چارلی۔ نہیں تقریباً ساٹ سال کچھ مدت وضع کر دی گئی ہے۔ خیر بہر صورت میں ہر منٹ اپنے والد کے یہاں پہونچنے کا یا خبر آنے کا انتظار کر رہی ہوں۔ اس کے اس جملہ نے دینی کو حیران کر دیا۔ میرے والد کو مجھے بڑی محبت ہے۔ جیسا کہ خط میں نے لکھا ہے اگر اس کو مل جائے تو وہ خواہ کیسا قید خانہ بھی ہو ضرور توڑ کر میری مدد کو آئے گا۔ مگر دینی نے ان جملوں پر فقط اپنا سر ہلا دیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ قید خانہ کی دیواریں ایسی کچی نہیں جو ایک مشتاق باپ جس کو کچھ خانگی تکلیف پیش ہو توڑ کر نکل سکے۔ بجائے ان بعید از عقل باتوں کے اُس نے یہ بہتر سمجھا کہ ہم کسی طرح قانونی امداد سے اپنے مدد کرنے والوں کے ساتھ نکل جائیں۔ تو اچھا لیکن چارلی نے ان سب من گھڑت باتوں کا یہ کہہ کر فیصلہ کر دیا۔

چارلی۔ نواب و لوکس نے ہمارے لئے یہ تجویز کر رکھی ہے کہ میں نے اُن کو فیش کے سوراخ میں سے نیچے کمرہ کمرہ میں باتیں کرتے سنا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ میں جب وہ مجھے بھاگنے کا موقع دیں تمہاری مدد کروں۔ اور جب ہم

رہی) سے دھواں نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔ یا کبھی لوکس جھونپڑے میں آتا جاتا دکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ نچلے کمرہ کو متفصل کر کے وہ بڑی دیر سے جھونپڑے کی طرف گیا ہوا تھا۔ دینی اپنے محدود کمرہ کی چار دیواری میں ادھر سے ادھر بچپن ہو کر ٹہلتی رہی اور جو جوں وقت گذرتا جاتا اور رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تو وہ بدحواس ہو جاتی تھی۔ اُسے نواب کی جانب سے کوئی ڈرنہ تھا۔ جس نے اُسے یہاں بھیجتے وقت بڑی عاجزی سے معافی مانگی تھی۔ کہ بوجہ ایک ضروری پر خاشا اُسے اس معمولی جگہ پر پہنچنے کو مجبور ہوا ہے۔ اور وہ وجہ بھی اُس نے اُسے بتادی۔ کہ وہ میڈیم کمرالی کا بچہ حسد ہے۔ دوسرے مس نے اُسے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ خشک میں اُسے صرف دو رات ٹھہرنا ہوگا۔ جب جہاز تیار ہو گیا وہ فوراً اُسے وہاں سے لجا کر جہاز پر جو مقرر جگہ منتظر کھڑا ہو گا سوار کر دیو لگا۔ اور یوں سب جگہوں اور فسادوں سے چھوٹ جا دیں گے۔

دینی اگر باہت اور کچھ سمجھتی نہ ہوتی تو نواب کی یہ باتیں سن کر روتی۔ اور واویلا کرتی۔ مگر اُس نے اپنے دل پر قابو رکھا۔ اور صرف سنس دی۔ کیونکہ بندہ لاکھ کرے کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ مگر وہ جہاز کی مقررہ جگہ پر منتظر کھڑا ہونا اسے بعض وقت ڈر کر سوجھ بوجھ کر دیتا کیونکہ



تھیک تھیک کر سلانا شروع کیا۔ اور وہ حسن کی دیوتی ذرا سی  
 دیر نہیں دنیا و مافیہا سے بخیر ہو گئی۔  
 ارے ظالم ترے پہلو میں یہ پتھر ہوگا  
 ہل نہ جاتا مرے نالوں سے اگر دل ہوتا

## نیتیسواں باب

(جسفر لوکس کنجی کھودتی ہے)

ننہ ننہی وہ کہاں پرواز بالادہ کہاں جبے اوصیا و ظالم تری پالے پڑ گئے  
 دو سکر دن تمام صبح جسفر لوکس کنجی کے کمرہ میں  
 ان قیمتی کاغذوں کو بناتا رہا۔ جن کی بابت نواب نے تاکید  
 کی تھی۔ اور جو قریب الاختتام پہنچ چکے تھے۔ اور جس میں اسے  
 اب مددگار کی ضرورت نہ تھی وہ اکیلا ہی ان کو بناتا رہا تھا اس  
 کے سر پر اوپر کے کمرہ میں دونوں لڑکیوں نے آپس میں  
 بہت ہی کم گفتگو کی۔ انہیں ڈرتھا کہ ان کی آواز لوکس نہ  
 سن لے۔ جب کہ وہ دونوں وہاں سے بھاگ جانے کی تلاش  
 میں تھیں۔ چار لی اپنے دیوار والے سوراخ سے گھڑی گھڑی  
 جا کر باہر دیکھتی۔ لیکن اسے میدان میں دور تک کوئی آتما ہوا  
 نظر نہ آیا۔ صرف جھوٹے میں باورچی خانہ کے دو دکش

لوہکس۔ تب تک میں ذرا منہ ہاتھ دھو آؤں۔ یہ کہہ کر کنجی کو باورچی خانہ کی میز پر رکھ کر چلا گیا۔ ظاہر اقبال تے ہوئے کہ جس وقت وہ واپس آئے تو اُسے اُس کے اکٹھانے میں آسانی ہو۔

چارلی۔ اچھا تو انہوں نے ہمارے بھاگ جانے کا یہ راستہ نکالا۔ کہ مجھے کنجی اکٹھانے کا موقع دیا۔ کہ میں کنجی اکٹھا کر چھالوں اور پھر مناسب وقت دیکھ کر بھاگ نکلیں۔ اُس نے فرانسسیسی باورچی کی طرف دیکھا۔ جو ظاہر بالکل اپنے کام میں لگا ہوا تھا جب تکہ متصل کے غسل خانہ سے پانی کے اڑنے کی آواز آ رہی تھی کہ لوہکس ادھر منہ دھوئے میں مشغول ہے، خیر بہر صورت چارلی نے کنجی کا لے ہی لینا مناسب سمجھا۔ خواہ وہ کسی کام آوے یا نا آوے۔ اس لئے اُس نے باورچی کی نگاہ بچا کر کنجی اکٹھا کر جاکٹ کی جیب میں رکھ لی۔ اتنے میں غسل خانہ سے پانی کے اڑنے کی آواز ختم ہوئی۔ اور لوہکس آگیا۔ جسے دیکھ کر چارلی کی روح کانپ گئی۔ کہ اُس نے آکر چابی کا گم ہو جانا معلوم کیا اور تلاش کرنے پر مجھ سے پائی بس پھر مجھے جان ہی سے مار ڈالے گا۔ ایسے سنگ دل نے جس نے خدا ترس پادری تک کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے وہ بھلا مجھ غریب کا مار دینا کیا شے سمجھتا ہے۔ مگر لوہکس میز کے پاس سے

نواب کے ارادہ کے پورا ہونے میں صرف چند گھنٹے رہ گئے تھے اور اب تک نیا ہرا کوئی رہائی کی صورت نہ تھی۔ غم کی گھٹا دیت ہی چھائی ہوئی تھی۔ کہ سہ پہر کو بیچے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر لوکس نے چارلی کو آواز دی۔ میرے ساتھ جھوپڑے تک آؤ۔ اور خاتون کا دن کا کھانا لے کر جاؤ۔ جوں چارلی جاسے گی تو دینی نے اس کے کان میں کہا۔ ذرا خبردار رہنا جس نے جواب میں صرف سر ہلادیا۔ اور سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی۔ جہاں دروازہ کے پاس لوکس کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی یہ دروازہ سے باہر ہوئی لوکس نے پتھر لگا دیا۔ اور کنبی بجائے جیب کے رکھنے کے ہاتھ میں رکھی۔

جب وہ جھوپڑے کے احاطہ میں سے گذر کر باورچی خانہ میں پہنچی تو وہاں اُس نے ایک بُری شکل والے بوڑھے فرانسیسی کو اعلیٰ انٹسم کے کھانے رکابیوں میں رکھتے ہوئے دیکھا۔

لوکس۔ نواب نے اپنے معزز مہمان کے واسطے خاص اپنا باورچی بھیجا ہے۔

باورچی۔ کھانا تقریباً سب تیار ہے۔ مگر صرف چند منٹ کی دیر ہے۔ کہ ”فریج پڈینگ“، یعنی گھیرا بھی تیار نہیں ہوئی۔



کنجی کہیں نہیں ملتی۔ لوکس کے منہ سے گالی نکلی۔ اور وہ چاری کو گھورے لگا۔ جس کو دیکھ یہ بیچارہ سیہم گئی۔ کہ اب بلا آئی۔ مگر وہاں تو بات ہی اور تھی۔

لوکس۔ غصہ سے تجھے خدا کی مار۔ تو مجھے کیوں بلی کی طرح گھور رہی ہے۔ تو سمجھتی ہو گی کہ اب میں خوب بیوقوف بنا کہ جب کنجی کھوئی گئی ہے تو ضرور دروازہ کو توڑنا پڑے گا۔ اور یوں تم لوگوں کو بھاگ جانیکا موقع مل جائیگا۔ لیکن میں ایسا پاگل نہیں جیسا کہ تم خیال کرتی ہو۔ میرے پاس اس قفل کی دوسری کنجی ہے۔ جو میں ابھی جا کر لے آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ جھوپڑے کی طرف ٹہلتا ٹہلتا جانے لگا۔ اب چارلی بڑی حیران پریشان کھڑی تھی کہ آخر اب وہ کیا کرے۔ تو کیا کرے۔ کبھی وہ سوچتی کہ سینی رکھ پیشتر اس کے کہ لوکس آئے بھاگ کر نکل جائے۔ وہ پیچھا بھی کرے تب تک میں بڑی دور پہنچ جاؤں گی۔ اور سیدھی باسٹ ہال میں جا بوڑھے رئیس کو سارا ماجرا بیان کر دوں گی لیکن ساتھ ہی اسے خیال آ گیا کہ جن بد معاشوں نے یہ چال چلی ہے۔ تو کیا اس کا کچھ انتظام نہ کیا ہو گا۔ پھر وہ خیال کرے نکلی کہ دوڑ کر چھارٹیوں میں چھپ رہوں اور رات کو اندھیرے میں آ کر اس کنجی کے ذریعہ جو اس نے چھپائی تھی کہ وہی کو چھوڑا لیجاؤں۔ مگر ایسا کرنے پر بھی اسے

بغیر کچھ خیال کے گزر کر بوڑھے فراسینیسی کے پاس پہنچ گیا جس نے اپنی آخری بنائی ہوئی چپسز سینی میں رکھتے ہوئے کندھوں کے ایک قسم کے اشارہ سے ظاہر کر دیا کہ مطلوبہ کام ہو گیا ہے۔ پھر لوئکس نے چارلی سے کہا کہ سینی آٹھا لو اور میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ جب احاطہ سے باہر نکلے اور چارلی نے دروازہ دیکھا آتش کی ٹانگیں لوز گئیں۔ قریب تھا کہ سینی گر جائے وہ سنبھل گئی۔ اور سوچنے لگی کہ اسے کیا معلوم کنجی میرے پاس ہے۔ اور اب خدا معلوم وہ مجھ سے کیا سلوک کرے۔

لوئکس۔ جب غلہ کے گودام کے دروازہ کے پاس پہنچا تو اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کنجی نکالنے لگا۔ مگر جھبٹا کھینچ لیا۔ اور غصہ سے کہا۔ آہ شاید میں کنجی جھونپڑے میں بھول آیا ہوں۔ اور یہ کہہ کر اس نے ہونٹوں پر انگلیاں رکھ کر در سے سیٹی بجاتی۔ جس کے جواب میں بوڑھا باورچی جھونپڑے کے پچھلے دروازہ پر آ موجود ہوا۔

لوئکس۔ چلا کر باورچی خانہ و غسل خانہ میں ڈھونڈ میں ایک کنجی وہاں بھول آیا ہوں۔ وہ بد معاش بوڑھا اندر چلا گیا۔ اور لوئکس جس کے چہرہ پر سیاہی دوڑ گئی تھی غصہ میں بھرا غلہ کے گودام کے دروازہ پر کھڑا رہا۔

بڑی دیر کے بعد بوڑھا باورچی پھر دروازہ پر آیا اور کہا کہ

بھی کہا کہ کنجی ثانی بھی ہے جس کے صرف لانے کے واسطے  
اس نے تقریباً پندرہ منٹ لگائے۔

وینی۔ تو تمہارا خیال ہے کہ اس نے تمہیں وقت دیا کہ اس  
کنجی کا جو تمہارے پاس کتنی تم کچھ استعمال کرو۔

چارلی۔ بیشک اس نے کہ یا تو میں جگل جا کر چھپ رہوں  
اور آپ کو پیچھے آکر لیجاؤں۔ یا آپ کو نیچے بلا کر بھاگ  
جانے کو کہوں۔

وینی سمجھ گئی کہ لوکس نے ارادہ کیا کہ روائی کی ہے اور  
پھر چارلی سے کہا۔

وینی تنے اچھا کیا جو جلد بازی نہیں کی۔ لیکن آ خر ہم  
دوسری رات کنس طرح گذاریں گے۔ گو کنجی ہمارے قبضہ  
میں ہے۔ مگر ظاہراً اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ جب کہ  
دشمن بخوبی ہماری تاک میں لگے ہوئے ہیں۔

چارلی۔ شاید رات ہونے سے پہلے میرا باپ آجائے  
جو یقین ہے کہ ہمیں یہاں سے نکلنے کا آسان راستہ بتا دے گا  
سچ ہے ”دنیا بامید قائم“



کامیابی نہ نظر آئی۔ اور آخر اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ لوکس کو اچھی  
 طرح معلوم ہے۔ کنجی میرے پاس ہے۔ سو اب صبر کر کے  
 دیکھنا چاہئے۔ کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ یہ سوتج وہ وہیں  
 کھڑی رہی۔ اور تقریباً دن ا منٹ کے وقفہ کے بعد لوکس دوسری  
 کنجی لے آتا نظر پڑا۔ جو آسے وہاں کھڑا دیکھ کر بچے جھکنے لگا۔  
 جس سے وہ سمجھ گئی کہ ساری خفگی اس بات کی ہے کہ میرے  
 پاس کنجی موجود ہے۔ میں کیوں نہ بھاگ گئی۔ لوکس نے  
 کنجی ثانی دکھا کر دروازہ کھولا۔ اور چارلی سے کہا اندر چلی جاؤ۔  
 جس کے اندر جاتے ہی دروازہ زور سے بند ہو گیا۔ اس سے  
 جس طرح بھی ہو سکا سیٹی لے بیڑھیوں پر چڑھ بالا خانہ  
 پر پہنچی۔ جہاں پہونچے ہی اُسے اپنا بوجھ رکھ دوڑ کر دیوار  
 کے سوراخ کے پاس گئی اور دیکھنے لگی تو اُس نے لوکس کو جو جھونپڑے  
 کے قریب پہنچ گیا تھا گردن جھکائے برٹے سوتج میں دیکھا  
 اور جو نہی وہ اپنے جھونپڑے میں گھسا چارلی نے ایک لمبا  
 تسلی کا سانس بھرا۔ اور اپنے ہمراہی کی طرف دیکھنے لگی۔  
 چارلی۔ مس صاحبہ اُس نے ہمارے بھاگنے کی یہ ترکیب  
 کی۔ کہ اس نے دروازہ کی کنجی میرے اٹھالینے کو رکھ دی جو  
 میں نے بہت کر کے اٹھا لی۔ مگر آخر کار کچھ کرتے دھرتے  
 بن نہ آئی۔ پھر اُس نے دینی کو کنجی کا مفصل حال سنایا۔ اور یہ

نواب۔ آہ میری پیاری حسن کی دیوی کہو خیر قہ ہے۔ کیا خبر  
لائی ہو ہے۔

کرا لی۔ صرف یہ کہ دربان نے باتیں کرنے کی نلکی سے ابھی  
خبر دی ہے۔ کہ ایک لڑکا بھاگ سے گذر کر اب پختہ  
سڑک پر قلعہ کی طرف آ رہا ہے۔ ہنیری رنواب کی طرف اشارہ  
ہے تمہارا یہ فیصل پر پہرہ دار کھڑا کرنا اور دربان کے جھونپٹ  
میں خفیہ آدمی رکھنا اور اندیشی اور فائدہ سے خالی نہیں۔  
نواب اس کے بازو کو جو اس کی بغل میں کھتا سہلاتے ہوئے  
اپنی جاود بھری آواز میں۔ پیاری تم لوگوں میں۔ میں بطور حضرت  
موسیٰ کے ہوں۔ جو اپنے تمام بچوں کو ایک ترقی اور آرام  
کی سر زمین میں لئے جا رہا ہے اور یہ تم سب کے لئے ایک  
نعمت ہے۔ کہ تمہارے پاس ایسے دماغ والا آدمی پتوار پر  
ہے جو اپنے کام میں کبھی نہیں چوکتا۔ اور یہ میں فخر آکھتا ہوں  
کہ قلعہ کے برج پر پہرہ دار کا کھڑا کرنا بہت مفید ثابت ہوا  
جس کی وجہ سے میں اس دن انگریزی مس کی چالوں پر  
جلد فتح پا گیا۔ جبکہ مجھے امید ہے کہ میرے دل کی مالک نے  
اپنے دل سے وہ حسد بھرا خیال نکال دیا ہو گا۔

کرا لی۔ جلدی سے آہ بیشک وہ ایک ہوا کے بگولے کی طرح  
اڑ گیا ہے۔ مگر اس نے کن آنکھوں سے نواب کی طرف دیکھا



## چوتیسواں باب نواب کی صفائی

اب کسی کے چہرہ گارنگ کی خواہش نہیں  
آپ دل داغوں سے نگ بوستاں ہونیکوہی  
نواب ڈی گورن اپنے پیچھے کے پورے دو گھنٹہ کے  
بعد قلعہ کی چھت پر ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا۔ اور بار بار  
ہارسٹ لاک جنگل کے راستہ کی طرف دیکھتا تھا جس سے  
ظاہر ہو گیا کہ وہ وہاں سے کسی آنے والے کا انتظار کر رہا  
ہے۔ مگر وہ کسی جنگل رجوٹسکار گاہ تھا اور جس میں درپردہ  
جلی نوٹ اور منڈیاں بنانے کا کارخانہ تھا۔) کی ادھیڑ بن  
میں تھا۔ کہ یکایک اسے اپنے پیچھے کسی کی آنے کی آہٹ  
معلوم ہوئی۔ مڑ کر جو دیکھا تو وہ میڈیم کمرالی کتھی۔ جو اپنے  
سر و قد اور ایشیائی لباس میں بلبوس حشر اماں خراماں  
نواب کے پاس آئی۔

یہ وہی میڈیم کمرالی کتھی جس نے چند راتیں گزریں اسے  
جان سے مار ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ اس واقعہ  
کو جب بس باسٹ چلی گئی تو بھول گئی۔

دیہاتی لڑکی سڑک سے گزر رہیوں پر چڑھنے لگا  
تو جیب سے ایک پوٹلی نکالی۔ اور تریب ہو کر کہنا: حضور  
یہ مجھے باسٹ ہال سے بس ریڈ فرن سے دی ہے۔ اوتاکید  
کی ہے کہ اس کو میں حضور ہی۔ کے ہاتھ میں دوں۔ اور کسی  
کو نہ دوں۔

اور یہ کہہ لاکھ کی مہر لگی ہوئی پوٹلی دیدی۔ جسے نواب  
نے کمردے کی طرف ایک روپیہ پھینکا۔ اور کہا جاؤ۔  
اس کا کچھ کھاؤ۔ پیو۔ جب لڑکا دوڑ نکل گیا تو نواب نے  
اس پوٹلی کو کھولا جس میں سیپ کا ٹن تھا۔ اور ساتھ ہی  
یہ مختصر خط بھی لکھا

پیارے صاحب۔

مجھے اس کے ڈھونڈھنے میں ذرا وقت پیش آئی۔ اس  
نے جناب کی خدمت میں یہ دیر سے پہنچی ہوں۔ مجھے اُمید  
ہے کہ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ ٹن مس باسٹ  
کی خلاصی کا باعث ہوگا۔ وہاں ہی ظہور میں آویگا۔ آپ  
میری خدمت کو نہ بھولیں۔

(راقمہ آپ کی صادقہ اہلانیس ریڈ فرن)

نواب۔ جوش سے دیکھا میری پیاری آخر وہ ٹن میرے  
ہاتھ میں آگیا۔ اب تمہارے حسد کو بالکل نزدیک نہ آنا چاہیے

اور یہ دیکھ کر متعجب ہوئی کہ نواب اس کی باتوں پر توجہ دئے۔ بغیر  
خجگل کی طرف ٹھٹھکی لگائے دیکھ رہا ہے۔ اور نا ہی اُسے اس  
لڑکے کا خیال ہے۔ جو ابھی یہاں پہنچ جاوے گا۔

کمرالی۔ نواب کی آستین سے کھینٹتے ہوئے ہمیری مجھے بتاؤ  
کیا وہ لڑکی جو ہماری تجویزوں میں قفل ہوئی تھی اب تک  
ہارسٹ لاک خجگل میں ہے۔

نواب۔ کمرالی کا ہاتھ محبت سے دبا کر۔ ہاں وہ بیوقوف ابھی تک  
ہمارے لوکس کے ہوشیار ہاتھوں میں ہے۔ اب صرف اس ٹپن  
کا خدشہ رہ گیا ہے۔ یا تو اس بڑے سبز درخت کے نیچے اُس کی  
لاش دبی رہی یا اپنے والد کے پاس ہارسٹ ہال چلی گئی۔ کہ مجھے  
نواب کے اعلیٰ محافظ نے بیجا جیس میں رکھا۔ اور جب مجھے  
خبر ملی اور میں نے وجہ دریافت کی تو اس وقت حسیفر لوکس  
قرار ہو گیا۔

کمرالی۔ اس چھوٹے قصہ کو سن کر۔ میں اب حاسدہ نہیں چوکے ہونا  
کھادہ ہو گیا۔ اور ہاں جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ سب طرح  
درست ہے اور کوئی خطرہ نہیں میں حسیفر لوکس کی بنائی ہوئی  
چیزیں لے کر سفر نہ کروں گی۔

نواب۔ اس میں کوئی خطرہ کی جا نہیں کام بہت صفائی اور عمدگی  
سے کیا گیا ہے۔ اور لو دیکھو وہ پیغام بر بھی آگیا۔ ایک خوبصورت

نے بکتھی تو اٹھالی مگر اور کچھ نہیں کیا۔

نواب۔ ذرا ہنس کر میرے پیارے لوکس تمہارا مزاج اس وقت بہت خفگی پر ہے اس لئے میں تمہیں خوشی کی بات سناؤ ہوں۔ کہ آخر کار وہ سیپ کاٹن ہمارے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ بہان خانہ میں چلے گئے جو نیلے رنگ کے کمرہ کے متصل تھا۔

لوکس۔ استبداد سے اُپہو دیکھوں تو اس ٹن کو ہاتھ میں لیکر اور دیکھ کر۔ نواب صاحب بشیک آپ محض کے ہوشیار اور چالاک ہیں۔ میں آئندہ کبھی آپ کی طاقت میں شک نہ کروں گا۔ نواب۔ گویا کلاں پادری اور اسٹورٹ پیدا ہی نہوئے تھے خیر میں تمہیں ایک اور خوشی کی بات سناؤ ہوں وہ کنجی کے کہ جو اس لڑکی نے کوئی کارروائی نہیں کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بالا خانہ پر کسی طرح میری اور تمہاری باتیں سنتی رہی۔ کتنی ان کو دینے سے میری یہ مراد تھی کہ وہ بھاگنے کا خیال کریں۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ انہیں ہمارے ارادہ کی خبر ہے یا نہیں۔ سواب صاف معلوم ہو گیا کہ انہیں خبر ہے پس آج رات تم اپنے آپ کو گرفتار کرانے کے لئے تیار ہو جاؤ لوکس۔ غرا کر اس سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ خلاصہ کہیں میں نہیں سمجھا۔

لو تم خود خط پڑھو۔ راقمہ کہتی ہے یا نہیں کہ اس کے بدلہ میں مس باسٹ کو چھوڑ دو۔

کمرالی۔ نے رقعہ لے کر اُس کی طرف ایک نگاہ سے دیکھا اور مطمئن ہو کر پھر واپس کر دیا۔ ہنری مجھے تمہارے کہنے میں شک تھا۔ لیکن اب تو تم مس باسٹ کو ابھی ہال پہنچا دو گے؟  
 نواب۔ آہ۔ بیشک ابھی وہ دیکھو حضرت لوکس بھی آئے گئے یہ انہی کا کام ہے۔ میں اُس سے ابھی کہے دیتا ہوں کہ اس کے چھوڑ دینے میں جلدی کرے۔ خوش قسمتی سے وہ عین وقت پرا گیا۔  
 کمرالی۔ آمہتہ سے خوش قسمتی ہمیشہ میرے پیارے ہنری کے پیرو ہوتی ہے۔ اور ہاں اب تم لوکس سے تنہا گفتگو کرنا چاہتو ہو۔ وہ شخص ایک دلال ہے۔ اور خاتونوں سے باتیں کرنے کے لائق نہیں۔ اس لئے میں جاتی ہوں۔ اور اپنا جوہرات سے بھرا ہاتھ ہلا کر وہ اس نیلے رنگ کے کمرہ میں چلی گئی۔  
 جس میں وہ اکیلی بیٹھی دن بھر زندگی کی گھڑیاں گزرا کرتی تھی۔ اور دروازہ بند کر لیا اور ادھر کمرالی ہٹی۔ ادھر لوکس صاحب آگئے جس کے چہرہ پر خفگی کے آثار تھے جنہوں نے چار لی کو ڈر یا تھا۔ اور جواب زیادہ گہرے ہو گئے تھے جبکہ اس نے خفگی سے کہا۔

لوکس۔ ہمیں اپنی تجویز میں کامیابی نہیں ہوئی اُس کجنت



موٹر کار کے ہمراہی کامیاب ساتھ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ  
میں تو اپنے بچانے والے مسافروں کی خاطر و خبر داری میں  
رہوں گا۔ میں بھلا خود کس طرح موٹر کار چلا سکتا ہوں۔  
لوکس سر ہلا کر اور ریشمی پردوں والی کھڑکی کی طرف  
دیکھ کر آپ کی پھر تو آپس میں کوئی تکرار تو نہیں ہوتی۔ اب یکم صاحبہ  
کا مزاج کیسا ہے؟

نواب۔ آہ بالکل اچھا۔ اور شہد کی طرح بیٹھا وہ بیماری کی  
اس خیال میں ہے کہ چونکہ میں ہلکا مل گیا ہے۔ ہم اب مسین باسٹ کو  
اتر کر دیں گے۔ اور اس کو اسی خیال میں رہنے دینا چاہئے  
تم خود کی زنگاہ سے مست دیکھو۔ وہ اوپر بالاحاقہ پر ہے۔ یا تو  
منھائی کھا رہی ہو گی یا ناؤ میں پڑھتی ہو گی۔ وہ ان باتوں کا کچھ  
خیال نہیں کرتی سے

ہزار سکر کے جن کیلئے تھاول بیتا وہ اترے دسے کچھ ایسے کہ خیال نہ

## پینتیسواں باب

(مردہ زندہ ہوتا ہے)

قادر قدرت تو داری ہر چہ خواہی انکی مردہ زندہ کنی زندہ رہا یا کنی  
اسٹورٹ رائیٹرے کو ہنسنے اس موت کے کمرہ میں جو مکان

نواب۔ گرفتاری کی کارروائی ہمارے اپنے آدمیوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ وردیاں وغیرہ سب تیار ہیں۔ پوڑھا گلنڈیر تو انسپکٹر کا بھیس کر لیگا۔ باقی اس کے مددگار ہمارے چند جدید جوان ہوں گے۔ جو پولیس کی وردیوں میں ہوں گے۔ وہ لوگ ان دونوں لڑکیوں کو قید سے چھڑا کر ظاہر اگنائوں کو لیجاتے۔ معلوم ہوں گے۔ لیکن وہ چکر دار جھاڑیوں والے راستہ سے ان کو میرے پاس لے آویں گے۔ جہاں میں پولیس کے اعلیٰ افسر کی وردی میں اپنی تیز موٹر کار لئے کھڑا ہوں گا۔ جہاں ذرا سی ترغیب اور چند حکمنی چیرٹی باتیں انہیں موٹر کار میں بیٹھے پہنچا کر دیں گی۔ جبکہ موٹر کار قانون کی پردی کو فلاں راستہ سے روانہ ہو جاوے گی۔ جہاں ”لینکس“ جہاز آبلے میں ”جزیرہ“ ہے ”لنگ“ کے نزدیک ہمارا منتظر کھڑا ہو گا۔

لو مکس کو سب کے بٹن کے ملنے کی اس قدر خوشی تھی کہ اس کو وہ کام جس لئے یہ دونوں اکٹھے ہوئے تھے بھول گیا اور وہ بول اٹھا۔ بچا اس میل کا قاصد ہے نا اور اس کو آپ اپنی چالیش گھوڑوں کی طاقت کی موٹر کار میں صرف دو گھنٹہ میں طے کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے تو سڑک پختہ اور صاف ہونی چاہیے۔ اور کیا آپ اس کو خود چلا دیں گے؟

نواب۔ کچھ سوچ کر نہیں۔ میں گاسٹن کو لیجاؤں گا۔ میرے اس